از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

صحابہ کرامؓ جاں نثاران رسولؐ

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابیؓ تھا جس کی ایک یہودی لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب و شتم کرتی رہتی تھی وہ منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی، ایک رات جب اُس نے آپؐ کی شان میں بے حد گستاخی کی تو اس صحابی نے اس کو ایک خاص قسم کا خنجر پیٹ میں گھونپ کر ہلاک کر دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس قتل کی نوبت پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کس نے یہ قتل کیا ہے ؟ جب کوئی جواب نہ ملا تو آپ نے فرمایا۔ اگر میرا حق اپنے ذمہ سمجھتے ہو تو ضرور بتاؤ۔ چنانچہ وہ نابینا صحابی لرزہ براندام ہو کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا کہ حضرت! وہ آپ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی میں منع کرتا تھا لیکن وہ مانتی نہیں تھی اور پھر آخر میں یہ کہا کہ :۔

ولی منها ابنان مثل	میرے اس سے موتیوں کی طرح
اللولؤتین و كانت بی	دو لڑکے بھی ہیں اور میرے ساتھ
رفيقة فلما كان البارحة	وہ بہت ہی نرمی کیا کرتی تھی گزشتہ
جعلت تشتمك وتقع فيك	رات جب اُس نے آپؐ کی شان
فاخذت المغول فوضعته	میں گستاخی کی تو میں نے ہی اس
فی بطنها (الحدیث)	کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر اس کا
(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۳)	کام تمام کر دیا ہے۔

محدثین کرامؒ لکھتے ہیں کہ وحی کے ذریعہ جب آپؐ کو اس کا صدق معلوم ہوا تو آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور بری کر دیا۔

شریعت اسلامی یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہر آدمی قانون اپنے ہاتھ میں لے اور خود ہی چور، ڈاکو، زانی اور شاتم رسول وغیرہ کو سزا دے اور اس پر حد قائم کرے۔ یہ قانون اور حکام وقت کا کام ہے کہ وہ ان مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں، مگر داد دیجیے اس نابینا صحابیؓ کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیاری اور شفیق رفیقہ حیات کی جو موتیوں کی طرح کے دو بچوں کی ماں بھی تھی، اُس نے کوئی پرواہ نہیں کی اور عشق نبویؐ سے سرشار ہو کر آپ کی محبت کو اپنی رفیقہ حیات کی محبت پر ترجیح دی نہ تو انہوں نے واقعی عُذر کا سوال دل میں پیدا کیا اور نہ اپنے ننھے اور معصوم بچوں کی تربیت کا سوال ہی دامن گیر ہوا۔

یہ ہے عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ؎

یہ دل کا نازک سا آئینہ بھی بڑی قیامت کا آئینہ ہے
کوئی مقابل نہیں ہے لیکن ہزار جلوے جھلک رہے ہیں

● صلح حدیبیہ کے مشہور واقعہ میں بحالتِ کفر حضرت عروہ بن مسعودؓ کفارِ قریش کی طرف سے جب سفیر اور قاصد بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرب کی عادت کے مطابق آپؐ کی ڈاڑھی مبارک پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے لگے۔ اگرچہ اہلِ عرب کے نزدیک یہ کوئی جرم نہ تھا کہ تالیف اور ملاطفت کے لیے مدِمقابل کی ڈاڑھی کو پکڑ کر اس سے بات کی جاتے لیکن حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی غیرت ایمانی اور تعظیم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو گوارا نہ کر سکی اور جب بھی عروہ اپنا ہاتھ آپؐ کی ڈاڑھی مبارک کی طرف بڑھاتے تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ تلوار کا دستہ انکے ہاتھ پر مار یہ کہتے:۔

اخر یدك عن لحیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک سے پیچھے ہٹاؤ۔
(بخاری ج ۱، ص ۳۷۹)	

● حضرت خبیب بن عدی انصاریؓ کا صبر آزما اور پُر درد واقعہ کتب احادیث وسیر اور تاریخ اسلامی میں بسط سے مذکور ہے کہ جب ان کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے مکہ مکرمہ میں تختۂ دار پر لٹکانے کا عزم مصمم کر لیا تو انہوں نے اس موقع پر دو رکعتیں نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی اور مختصر سی نماز پڑھ کے یہ کہا کہ دل تو چاہتا تھا۔

کہ تم کہہ دو گے موت کے خوف سے گھبرا کر نماز کو طول دے رہا ہے پھر سولی کا پھندا گلے میں پڑنے سے پہلے چند دردناک اور پرسوز اشعار پڑھے جن میں سے دو یہ ہیں : ۔

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا

سو میں پروا نہیں کرتا جب کہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جاؤں

عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

اور جس کروٹ بھی اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے میرا گرنا ہو

وَذَالِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءُ

اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے

یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

تو کٹے ہوئے جسم کے اعضاء پر بھی برکت کر دے

(ان کا یہ ایمان افروز واقعہ بخاری ج ۲ ص ۵۸۶ ، طیالسی ص ۳۳۹ اور طبری ص ۱۴۳۵ وغیرہ کتابوں میں بسط سے مذکور ہے)۔

حضرت خبیبؓ کو جب سولی پر لٹکانے کا وقت آیا تو حضرت ابو سفیانؓ نے بحالتِ کفر یہ پیش کش کی کہ :۔

الیسرك ان محمدًا عندنا نضرب عنقه وانك فی اھلك فقال لا واللہ ما یسرنی انی فی اھلی وان محمدًا فی مکانه الذی ھو فیه تصیبه شوکة تؤذیه ۔ (زاد المعاد ج ۲ ص ۱۰۹ طبع مصر)

کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس ہوں اور ہم اُن کی گردن اڑا دیں اور تجھے چھوڑ دیں کہ تو اپنے گھر چلا جائے؟ حضرت خبیبؓ نے فرمایا، خُدا کی قسم میں تو اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ مجھے تم رہا کر دو اور میں اپنے گھر چلا جاؤں اور اس کے صلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہاں ہی ایک کانٹا بھی چبھے اور آپ کو تکلیف ہو۔

● حضرت حبیب بن زید انصاریؓ (المتوفی ۱۲ھ) کو جب جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے فوجیوں نے گرفتار کر کے مسیلمہ کے سامنے پیش کیا تو اُس نے دریافت کیا کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے ہو؟ وہ فرمانے لگے ہاں اُس نے سوال کیا :-

اتشھد انی رسول اللہ ؟ فیقول لا اسمع فیقول لہ مسیلمۃ لعنہ اللہ اتسمع ھذا ولا تسمع ذالک ؟ فیقول نعم فجعل یقطعہ عضواً عضوا کلما سألہ لم یزدہ علی ذلک حتی مات فی یدیہ۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۹ طبع مصر ونحوہ فی ج ۲، ص ۵۸۸)

کیا تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو کہ میں بھی خدا کا رسول ہوں؟ حضرت حبیبؓ نے فرمایا میں یہ نہیں سنتا۔ مسیلمہ ملعون نے کہا کیا تو پہلی بات تو سنتا ہے اور یہ نہیں سنتا، حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں وہ سنتا ہوں اور یہ نہیں سنتا چنانچہ وہ یہی پوچھتا جاتا تھا اور اُن کا ایک ایک عضو کاٹتا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کے سامنے ہی ان کی جان نکل گئی۔ (فرضی اللہ عنہ)

● حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمیؓ کو جب رومیوں کے لشکر نے گرفتار کیا اور ان کو ہرقل روم کے سامنے پیش کیا گیا تو اُس نے یہ پیش کش کی :-

تنصر وانا اشرکک فی ملکی وازوجک ابنتی فقال لہ لو اعطیتنی جمیع ما تملک و جمیع ما تملکہ العرب علی ان ارجع عن دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرفۃ عین ما فعلت۔

کہ تو عیسائی بن جا اور میں تجھے اپنے مُلک میں شریک کر لوں گا اور اپنی بیٹی کا تجھ سے نکاح کر دوں گا حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے وہ سب کچھ دے ڈالے جس کا تُو اور اہل عرب مالک ہیں اس شرط پر کہ میں چشم زدن کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین

حق سے پھر جاؤں تو میں کبھی ایسا
نہیں کروں گا۔

اس کے بعد ان کو بہت سی دھمکیاں دی گئیں اور ان کے سامنے بہت سے مسلمان قیدیوں کو انتہائی دردناک اور عبرتناک سزائیں دی گئیں اور جب اُن کو دیگ میں ڈال کر ہلاک کرنے کا وقت آیا تو ہرقل روم اپنے عمائدِ سلطنت کے ساتھ انہیں دیکھنے لگا۔ اس موقع پر حضرت عبداللہ بن حذافہ رو پڑے۔ ہرقل کو یہ اُمید پیدا ہوئی کہ شایدِ جانِ عزیز کے لیے رو رہا ہے مگر یہ سُن کر ہرقل کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ:۔

انی انما بکیت لان نفسی	حقیقت یہ ہے کہ میں تو اسی لیے
انما ھی نفس واحدۃ تلقی	رویا ہوں کہ میری جان تو ایک ہے
فی ھذہ القدر الساعۃ	جو اس وقت اللہ تعالےٰ کی رضا کے
فی اللہ فاحببت ان یکون	لیے اس دیگ میں ڈالی جائے گی
لی بعدد کل شعرۃ فی	میں تو اس کا متمنی ہوں کہ میرے بدن
جسدی نفس یعذب ھذا	کے ایک ایک رونگٹے میں الگ
العذاب فی اللہ۔	الگ جان ہوتی اور اللہ تعالےٰ کی
تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۸۸)	رضا کے لیے اس عذاب میں وہ
	مبتلا ہوتی۔

الغرض جناب امام الرسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں اور صحابیوں نے حصولِ رضائے الٰہی، استقامت علی الدین اور آپ کی ذاتِ گرامی کے لیے وہ قربانی اور ایسا ایثار کیا ہے جس کی نظیر دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے شاگردوں اور صحابیوں میں عموماً اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے شاگردوں اور حواریوں میں خصوصاً ہرگز نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ مشہورِ عیسائی مورخ گاڈفری ہیگنس یہ کہنے اور لکھنے پر مجبور ہوا ہے (جس کی تائید کے لیے بیسیوں حوالے مسیحی اقوام کے مذہبی اور تاریخی رہنماؤں کی عبارات میں موجود ہیں) کہ

عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسائل نے وہ درجہ نشۂ دینی کا آپ کے پیروؤں میں پیدا کیا جس کو

(حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے..... جب (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کو سولی پر لے گئے تو اُنکے پیرو بھاگ گئے، اُن کا نشہء دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے ___ برعکس اس کے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپؐ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر دشمنوں پر آپ کو غالب کیا۔ (اپالوجی گاڈفری ہیگنس ترجمہ اردو ص ۶۶ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء)۔

بقیہ امراض و علاج

تولے کھرل کر کے پاؤ دودھ میں کھیر بنا کر صرف ایک ہفتہ کھا کر دیکھیں برگ ہرن کھری نہ ملے تو برگ برہمی بوٹی اور سونف اور مصری ہم وزن پیش کر چھ چھ ماشہ صبح شام دودھ سے کھا لیا کریں۔

(۳) دوا تیار نہ کر سکیں اور تکلیف زیادہ ہو تو ہمدرد دواخانہ کی "سوینی" استعمال کریں۔ یہ مغزیات کا مرکب ہے جو پھولوں میں تیار کیا گیا ہے بے خوابی کے لیے مجربات سے ہے۔ دماغی کمزوری بھی اس سے کافور ہو جاتی ہے۔

بقیہ تعارف و تبصرہ

زیر نظر کتابچہ ان کے مکاتیب کا مجموعہ ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اکوڑہ خٹک کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مدرس و محقق مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام تحریر فرمائے، مرتب قابلِ مبارک باد ہیں کہ انہوں نے قاضی صاحب موصوف کے سلسلہ رشد و ہدایت کی اس زرین کڑی کی حفاظت کا اہتمام کیا اور اب انہیں مرتب کر کے اُمت کے سامنے پیش کر دیا۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔

ازواج مطہرات کی اعزازی حیثیت

کے بارے میں جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مقیم پیرس) کے نئے انکشاف کے جواب میں آزاد کشمیر ضلع میرپور کے مفتی مولانا قاضی محمد رویس خان ایوبی کے قلم سے تفصیلی و تحقیقی مقالہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)